تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الإثم والعدوان

۱۲۳۹

سلسلہ

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو نیکی کی طرف بلائے
اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے
یہی لوگ نجات پانے والے ہیں ——— (پ۴ ع۲)

شاتمِ رسولؐ کا شرعی حکم

محمد اعجاز رسول

قرآن وحدیث اور اجماعِ امت کی روشنی میں

حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ

صدیقی ٹرسٹ
نسیم پلازا نشتر روڈ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۵

صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی

تبلیغ واِصلاح

تبلیغ واصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان جو عبادت وطاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز۔ روزہ اور شعائرِ اسلامی کے پابند ہیں تبلیغ کے فرضِ کفایہ کی ذمہ داری سے سُبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔

یہ آپ کا فرض ہے اس کارِ خیر اور صدقۂ جاریہ میں حصّہ لیجئے۔

اِن رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے، خود شائع کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام بھیجئے۔

آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر زمان

محمد منصور الزماں صدیقی

خط وکتابت کے لئے پتہ

صدیقی ٹرسٹ

نسیم پلازا۔ نشتر روڈ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاتمِ رسولؐ کا شرعی حکم

قرآن وحدیث اور اجماعِ امت کی روشنی میں

حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ

سب وشتم کا معنیٰ اور اس کا شرعی حکم

عربی لغت میں سب کا معنی یہ کہ: "کسی چیز کے بارہ میں ایسے کلمات کہے جائیں جن سے اس چیز میں عیب ونقص پیدا ہو سکے۔" (مرقاۃ)

اور یہ معنیٰ اور مفہوم عرف کے اعتبار سے ہوگا، عرف میں جس کلمے سے عیب اور ذلت مراد ہو سکے وہ سب وشتم ہی ہوگا۔

حافظ ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے: "جو کلام عرف میں نقص، عیب، طعن کے لئے بولی جاتی ہو وہ سب وشتم ہے۔" (الصارم صفحہ ۵۳۴)

اور یہی معنیٰ خود حدیثِ قدسی میں مراد لیا گیا ہے حضور سیدِ دو عالم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:۔

"آدم کا بیٹا مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا اور میری گستاخی کرتا ہے۔ مجھے جھٹلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا

ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز دوبارہ اسی حالت میں پیدا نہ فرمائے گا، حالانکہ اس کا پہلی بار پیدا کرنا مجھ پر اس کے دوبارہ پیدا کرنے سے آسان نہیں۔ (جب کچھ بھی نہ تھا تو پیدا کر دیا، اب تو اس کا بدن، اس کے ذرات سب موجود ہوں گے یہ تو اس سے آسان ہوگا) اور جو میری گستاخی کرتا ہے وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے لئے اولاد بنائی ہے حالانکہ میں وہ یکتا و بے نیاز ہوں کہ نہ تو میں نے کسی کو جنا اور نہ میں کسی سے پیدا ہوا اور نہ میرا کوئی برابر کا نہیں ——"

ایک دوسرے ارشاد میں فرمایا: کہ

—— "ابنِ آدم مجھے ستاتا ہے یوں کہ زمانے کو گالی دیتا ہے، بُرا بھلا کہتا ہے، حالانکہ زمانہ تو میں خود ہوں یعنی سارا نظام تو میرے ہاتھ میں ہے" میں ہی رات اور دن کو پلٹتا رہتا ہوں ——"

ان دونوں ارشادات سے یہ معلوم ہوا کہ خداوندِ قدوس سبحانہٗ و تعالیٰ کی شانِ اقدس میں کوئی ایسی بات کہنی، ایسا عقیدہ رکھنا جو اس کی توحیدِ ذاتی، صفاتی کے خلاف ہو، یہ سَبّ و شتم ہی کہلائے گا۔ عام محاورہ میں جو گالی گلوچ کا مطلب لیا جاتا ہے یہ تو کوئی بہت بڑا ملعون اور بدبخت ہی کہہ سکے گا۔

قرآنِ عزیز اور سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سَبّ و شتم سے منع فرمایا ہے حتّٰی کہ چارپایوں کو بھی گالی دینا، اموات کو بُرا بھلا کہنا، ان سب عادات سے روکا ہے، کسی بھی مسلمان کو گالی دینا فسق فرمایا ہے:۔ سِبَابُ المُسلِمِ فُسُوقٌ (ترجمہ) مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

حتیٰ کہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام ۱۰۸)	اور گالی نہ دو ان کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا اور نہ وہ بے سمجھی سے زیادتی کرکے اللہ تعالیٰ کو برا کہیں گے

اس آیت میں مسلمانوں کو متنبہ فرمایا ہے کہ تم ان لوگوں کو گالی گلوچ نہ دو جو کہ اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارتے ہیں، ان کی عبادت کرتے ہیں ورنہ وہ انتقامی جواب دیتے ہوئے تمہارے معبودِ حقیقی اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ ... کی شانِ اقدس میں زبان درازی کر جائیں گے تو اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ تم خود اپنے معبودِ حقیقی اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کے حق میں یہ کہلوانے کا سبب بن گئے جیسا کہ سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ:۔ "تم اپنے باپوں کو گالی نہ دو، اس پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم) کیا کوئی اپنے باپ کو بھی گالی دیتا ہے! تو آپ نے فرمایا جب وہ کسی کے باپ کو گالی دیگا تو وہ بھی انتقامی طور پر اس کے باپ کو گالی دے گا گویا یہ خود اپنے باپ کو گالی دلوانے کا سبب بن گیا۔"

فقہ اسلامی میں سبّ وشتم کرنے والوں کی اقسام اور ان کی سزاؤں کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں صرف اتنی عرض ہے کہ جس نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلّم نے غیر اللہ کی پرستش کرنے والوں کو بھی گالی دینے سے منع فرمایا ہے، ایسے مقدس اور مطہر سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف لب کشائی نہ صرف دینی جرم ہے بلکہ اخلاقی طور پر بھی سب سے بڑا جرم ہے۔

(ف) سبّ وشتم کی تشریح سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ جس کلمے سے

اشارۃً بھی گستاخی کا ظہور ہو وہ کہنا جرم ہے۔

حتیٰ کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اب مدینہ کو یثرب کہنے والا بھی توبہ کرے اور صدقہ دے تاکہ یہ غیر ارادی بے ادبی بھی معاف ہو جائے۔

(تذکرہ دیارِ حبیب)

اُمّتِ محمّدیہ کا اجماع جو مسلمان کسی بھی طریقہ پر سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی توہین اور گستاخی کا مرتکب ہوگا وہ کافر ہو جائے گا اُس کے کفر پر سب اَئمہ کا اجماع ہے۔

قال القاضی عیاض اجمعت الامّة علیٰ قتل منتقصه من المسلمین وسابه وکذٰلك عن غیر واحد الاجماع علی قتله وتکفیره۔

قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ تمام امّت کا اجماع ہے کہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرنیوالے اور گستاخی کرنیوالے مسلمان کو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح سب کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔

قال الامام اسحاق بن راھویه احد الایمة الاعلام اجمع المسلمون علیٰ ان من سبّ اللّٰه او سبّ رسوله صلی اللّٰه علیه وسلم او دفع شیئاً ممّا انزل اللّٰه عزّ وجل او قتل نبیّاً

امام اسحاق بن راہویہؒ نے (جو بہت بڑے امام اور عالم ہیں) یہ کہا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام میں سے کسی کا انکار کیا۔ یا کسی سچّے نبی علیہ السّلام کو قتل

من انبياء الله عزّ وجلّ
فانه كافر بذلك وان كان
مقرا بما أنزل الله۔

کیا تو وہ کافر ہو جائے گا
اگرچہ باقی سب احکام
کو مانتا ہو۔

قال الخطابی لا اعلم
احد من المسلمین
اختلاف فی وجوب قتله

خطابی نے کہا کہ اہلِ اسلام میں
سے کسی نے بھی اس کے قتل
کرنے سے اختلاف نہیں کیا۔

وقال محمد بن سحنون
اجمع العلماء علی اَنّ
شاتم النبی صلی الله علیه
وسلم والمتنقص له کافر
والوعید جاء علیه بعذاب
الله له وحکمه عند الامّة
القتل ومن شك فی کفره
وعذابه کفر۔

امام محمد بن سحنون نے کہا ہے کہ سب
علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حضورِ انور
صلی اللہ علیہ وسلم کا شاتم کافر ہے۔
اور اس پر اللہ کا عذاب ہے
اور امّت کے ہاں وہ واجب القتل
ہے جو آدمی اسکے کفر میں شک کرے
گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

. . . .

ان السباب ان کان مسلمًا
فانه یکفر ویقتل بلا
خلاف وهو مذهب
الائمة الأربعة۔
(الصارم ص۵)

اگر وہ گستاخ مسلمان ہے تو کافر
ہو جائے گا اور اسے قتل
کر دیا جائیگا۔ یہی چاروں ائمہ
(امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی
امام احمد بن حنبل علیہم الرحمۃ) کا مذہب ہے۔

بلکہ امّت کا اجماع اس بات پر بھی ہے کہ اگر کسی بدبخت نے توہین کرتے ہوئے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی چادر مبارک کو میلا کہہ دیا تو وہ بھی کافر ہے اور واجب القتل ہے۔

وروی ابن وھب عن مالك من قال ان رداء النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم وروی بردہ وسخ اراد بہ عیبہ قتل۔ (الصارم ص۵۲۹)

اگر کسی گستاخ نے بطور عیب اور بے عزّتی کے یہ کہا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میلی تھی تو وہ بھی واجب القتل ہے۔

. . . .

چند تاریخی واقعات اگرچہ کتبِ تفسیر، حدیث اور فقہ میں ایسے بدبخت کے لئے احکام موجود ہیں مگر بعض علماء کرام اور آئمہ عظام نے اِدھر خصوصی توجّہ فرما کر اس جرم کے مرتکب کے لئے مستقل کتابیں تالیف فرمائی ہیں، جیسا کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے الشفاء (جس کی تشریح پہلے گذر چکی ہے) میں فرمایا ہے :۔

اجمع عوام اھل العلم علٰی ان من سبّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یُقتَلُ ..... وحکمہ عند الامۃ کالزندیق..... ومن شكّ فی کفرہ وعذابہ

تمام اہلِ علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو کوئی حضور سیّدِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں گستاخی کرے گا اسے قتل کردیا جائے گا۔ اور وہ امّت کے ہاں زندیق ہے ..... اور جو اس کے کفر اور عذاب میں

کفر۔ (الشفاء ج ۲ ص ۱۹۰) شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائیگا

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے چند تاریخی واقعات بیان فرمائے ہیں:۔

۱۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ـــــ مالک بن نویرہ کو سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں عن صاحبکم کہنے کی وجہ سے قتل کر ڈالا تھا

یعنی ـــــ بجائے اس کے کہ وہ یوں کہتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس نے یوں کہا ہے، تمہارے ساتھی کی یہ بات ہے: بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کہنا گستاخی ہے۔

۲۔ اندلس کے ایک ملحد نے ایک مناظرہ میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں تمسخر اور استہزار کرتے ہوئے آپ کو یتیم، حضرت علیؓ کا خسر کہا، اور یہ بھی کہا کہ چونکہ آپ مادّی طور پر قلاش اور مفلس تھے، اس لئے بھوکے رہے، اگر آپ کی طاقت ہوتی تو دنیاوی لذائذ خوب اڑاتے وغیرہا ـــــ اس گندہ ذہنی پر اندلس کے سب فقہاؒ اور علماء نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا

۳۔ قیروان کے ایک شاعر نے اپنی نظموں میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ استخفاف کیا تو تمام فقہاء نے اجماعی طور اسکے قتل کا حکم دیا اسے پہلے: چھریوں کے ساتھ زخمی کیا گیا پھر صلیب پر الٹا لٹکایا گیا پھر اتار کر جلا دیا گیا (الشفاء جلد ۲ ص ۱۹۲)

اسی واقعہ کے بعض مؤرخوں نے کہا ہے کہ جب صلیب سے اس کی لاش زمین پر پھینکی گئی تو خود بخود اس کا چہرہ قبلہ سے مڑ گیا اتنے میں ایک کتے نے آکر اس کی لاش سے رسنے والے خون کو چاٹ لیا۔

اس وقت کے عظیم محدث یحییٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ارشادِ سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم — کہ کسی مومن کے خون کو کتا نہیں چاٹ سکتا۔ (معلوم ہوا یہ کافر ہے) ۔ (الشفاء جلد ۱ ص ۱۹۲)

۴۔ اسی طرح امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کے زمانے میں ایک ذمّی نے ایسی گستاخی کی تھی تو اسے قتل کیا گیا۔

امام ابن تیمیہ رح نے اس موضوع پر ایک مفصل کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام

الصارم المسلول علی شاتم الرسول (صلی اللہ علیہ وسلّم)

ہے۔ یہ کتاب ایک جامع اور مدلّل کتاب ہے۔ برصغیر میں پہلی بار دائرۃ المعارف النظامیۃ حیدرآباد دکن نے اس کی اشاعت کا شرف حاصل کیا۔ یہ کتاب ۶۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ بعد میں آنے والے تمام فقہاء نے اس مسئلہ پر اس سے رہنمائی حاصل کی ہے۔ دورِ آخر کے حنفی فقیہہ علامہ شامی رح نے اس کتاب کا وہ نسخہ بھی دیکھا ہے جو حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ہے۔ (شامی جلد ۳ ص ۴۲)

بہتر ہے کہ اس کتاب کی وجۂ تالیف پر بھی کچھ روشنی ڈالی جائے:۔

"سویدا کے ایک عیسائی نے جس کا نام عساف تھا سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں گندہ دہنی کا مظاہرہ کیا اور

اس کے بعد ابن احمد بن   کے ہاں جاکر پناہ طلب کرلی جو آلِ علی کا امیر تھا۔ لیکن امام ابن تیمیہ اور شیخ زین الدین فاروقی (رحمہم اللہ) نے اسلامی حکومت کے وزیراعظم عزّالدین ایبک کے پاس سارا ماجرا سنا دیا۔ چنانچہ عزّالدین نے وہ عیسائی ان کے حوالے کردیا۔ راستہ میں مسلمانوں نے اُسے پتھروں سے مارا" جس پر اس عیسائی نے عزالدین کے پاس جاکر فریاد کی تو اس نے امام ابن تیمیہ اور زین الدین فاروقی رحمہم اللہ دونوں کو قید کر ڈالا۔ اور وہ عیسائی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا جس پر عزّالدین نے اس کو امن دے دیا۔ اس کے بعد ان دونوں حضرات کو جیل سے آزاد کردیا۔ مگر وہ عیسائی شام سے حجاز آرہا تھا کہ مدینہ منوّرہ کے قریب اس کے بھتیجے نے قتل کردیا۔۔ چونکہ اس وقت کی حکومت نے اس ذِمّی کے اسلام لانے کی وجہ سے اس کے اس جرمِ عظیم کو معاف کردیا تھا۔ اس لئے امام ابن تیمیہؒ نے یہ عظیم کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کیا کہ ایسے گندہ دہن گستاخ کی توبہ قبول نہیں ہوتی"

شرعی فیصلہ کا خلاصہ جب کوئی مسلمان خداوندِ قدّوس کی شان میں یا حضور سیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں یا انبیاء علیہم السّلام کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا ارتکاب کرے تو وہ کافر ہوجاتا ہے جس کے کفر پر سب ائمہ اور فقہاء کا اجماع ہے۔

قرآنی آیات کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ بقول علامہ ابن القیمؒ علیہ الرحمۃ گیارہ احادیث سے اس کا کفر ثابت ہے۔ اس کے کافر ہونے اور واجب القتل ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں، البتہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے یا کہ نہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں، اسے ہر حال میں قتل کر دیا جائے، ان کے دلائل کتاب الشفاء اور الصارم المسلول میں مذکور ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جا سکتی ہے، جس کے دلائل السیف المسلول نامی کتاب میں مذکور ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ توبہ اسکی قبول ہے۔ بعض فقہاء مثلاً علامہ کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے البدائع والصنائع میں فرمایا ہے کہ بہتر ہے کہ اسے توبہ کے لئے کہا جائے اور تین دن مہلت دی جائے، اگر وہ توبہ کرے تو اسے قتل نہ کیا جائے اور اس کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو کسی مرتد کے اسلام لانے کے بعد کیا جاتا ہے اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اگر توبہ کے بعد وہ اصلاح پذیر ہو جائے اور ان اقوال اور اعمال سے کنارہ کر کے اپنے اقوال اور اعمال سے اپنے آپ کو سچا کھرا محمدیؐ مسلمان ثابت کرے تو بہتر ورنہ پھر اسے قتل کر دیا جائے۔ یہی حکم سلطنت عثمانیہ حنفیہ کے سابق فرمانروا سلطان سلیمان خان مرحوم نے ۹۴۴ھ میں اپنی مملکت کے تمام قاضیوں کو بھیجا تھا

اسی طرح اگر کسی نے سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

توہین اور گستاخی کو اپنا شیوہ بنا لیا ہو تو وہ بھی قتل کر دیا جائے اگر وہ بدبخت عورت ہی کیوں نہ ہو۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ..... آج کل اسی پر فتویٰ دیا جائے۔

اسی طرح اگر کسی نے نشے کی حالت میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کے کلمات کہے تو اسے بھی قتل کر دیا جائیگا

چونکہ اسلام تمام انبیاء علیہم السلام کے تقدس اور ان کی عظمت کا محافظ ہے اس لئے اگر کوئی بدبخت کسی بھی نبی علیہ السلام کی توہین کرے گا تو بھی اسے قتل کر دیا جائے گا جیسا کہ ـــــ بکر نامی ایک یہودی نے حضرت عیسیٰ السلام کے بارہ میں کہا تھا کہ آپ گناہ کی پیداوار ہیں (نعوذ باللہ منہ) تو دولتِ عثمانیہ کے مفتی ابو السعودؒ نے اسے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔
(رسائل شامی)

اسی طرح اگر کوئی بدبخت کسی سچے نبی کا انکار کرے یا کسی نبی علیہ السلام کی عصمت پر حملہ کرے یا کسی نبی علیہ السلام کے طرزِ حیات کو غلط کہے وہ کافر ہو جائے گا۔ (رسائل شامی صفحہ ۳۲۵) (الشکریہ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اکتوبر ۱۹۸۹ء)

نعت شریف

مولانا ظفر علی خان مرحوم

دِل جس سے زندہ ہے وہ تمنّا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمہی تو ہو

پُھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمہی تو ہو

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اُولیٰ تمہی تو ہو

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گذر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسرٰی تمہی تو ہو